تقریر

تقریر بابت خلافت
وقت 5-7منٹ

خلافت کے ذریعہ توحید کا قیام

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔(الصّف:10)

یعنی وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلیۃً غالب کر دے خواہ مشرک بُرا منائیں۔

خلافت سے زندہ دلوں میں خدا
خلافت غریبوں کا ہے آسرا
نہ کیوں جان و دل سے ہوں اِس پر فدا
اِسی کے ہے دم سے ہماری بقا

سامعین! خلافت اللہ تعالیٰ کا وہ عظیم الشان انعام ہے جو انبیاء علیہم السلام کے بعد مؤمنین کی جماعت کو عطا کیا جاتا ہے تا کہ تقویٰ اور روحانیت کا جو بیج ان کے دلوں میں انبیاء کے ذریعے بویا گیا وہ خلفاء کی روحانی آبپاشی کے ذریعہ ایک مضبوط اور تناور درخت کی طرح ہو جائے۔ خلافت ہی وہ عظیم ذریعہ ہے جس کے ذریعہ خدائے تعالیٰ انبیاء کے عظیم کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے اور ان کی بعثت کے کام کو تسلسل کے ساتھ جاری رکھتا ہے جیسے حضرت موسیٰؑ کے بعد یوشع بن نون اور مسیح ناصریؑ کی وفات کے بعد پطرس نے موسوی اور عیسوی انوار کو بنی اسرائیل تک پہنچایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین اور حضرت مسیح موعودؑ کے بعد آپ کے خلفاء کرام کی مساعی سے اسلام کو وہ شوکت اور قوّت حاصل ہو رہی ہے کہ طاغوتی طاقتیں اس کے مقابلہ میں سر بھی نہیں اٹھا سکتیں۔

سامعین! مسلّمہ حقیقت ہے کہ خلافت کی اطاعت میں ہی سب برکت اور بھلائی اور فلاح ہے۔ مگر اطاعت ہو کیسی؟ اس بابت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا یہ اقتباس ہماری درست رہنمائی کرتا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

"خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفۂ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 24/ جنوری 1936ء)

اللہ تعالیٰ قوموں کی اصلاح اور انہیں دینِ واحد پر قائم کرنے کے لئے انبیاء بھیجتا ہے جو ساری عمر نیک فطرت لوگوں کو توحید کی طرف کھینچتے ہیں انبیاء کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ خلافت کے قیام کے ذریعہ سلسلہ کو جاری رکھتا ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرّق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے

جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔"

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد20 صفحہ 306-307)

سامعین! حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد توحید کے قیام کے مشن کو جماعت احمدیہ کے خلفاء نے خوب آگے بڑھاتے چلے جا رہے ہیں۔ دراصل نبوت کے قیام کا خاصّہ ہی توحید کا قیام ہے جس کے ذریعہ سے تمام دنیا کے لوگ ایک لڑی میں پروئے جاتے ہیں۔ نبوت کے اس فیضان کو خلفائے احمدیت جاری رکھے ہوئے ہیں۔

حضرت مولانا حکیم نور الدین بھیروی خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے 17/ جنوری 1902ء کو درس القرآن کے دوران احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"اللہ جلّ شانہٗ کی سچّی فرمانبرداری اختیار کرو۔ اس کی اطاعت کرو۔ اس سے محبت کرو۔ اس کے آگے تذلّل کرو۔ اس کی عبادت کرو اور اللہ کے مقابل کوئی غیر تمہارا مطاع، محبوب، مطلوب، امیدوں کا مرجع نہ ہو۔ اللہ کے مقابل تمہارے لئے کوئی دوسرا نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تمہیں ایک طرف بلاتا ہو اور کوئی اور چیز خواہ وہ تمہارے نفسانی ارادے اور جذبات ہوں یا قوم اور برادری (سوسائٹی) کے اصول اور دستور ہوں، سلاطین ہوں، امراء ہوں، ضرورتیں ہوں، غرض کچھ ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابل تم پر اثر انداز نہ ہو سکے۔ پس خدا تعالیٰ کی اطاعت، عبادت، فرمانبرداری، تذلّل اور اس کی حُبّ کے سامنے کوئی اور شئے محبوب، مقصود مطلوب اور مطاع نہ ہو۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 25/ جولائی 1993ء)

سامعین! حضرت حکیم نور الدینؓ کی وفات کے بعد جب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ مسند خلافت پر متمکّن ہوئے تو آپؓ نے اپنی خلافت کے پہلے جلسہ سالانہ پر 28 دسمبر 1914ء کو جو تقریر فرمائی اس میں بڑے زور دار الفاظ میں جماعت کو توحید الٰہی پر قائم ہونے اور شرک سے کلیۃً اجتناب کی تلقین کی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

"مَیں تمہیں بڑے زور سے بتلاتا ہوں کہ دنیا میں لوگ خدا تعالیٰ سے غافل ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اس سے بڑھ کر خوبصورت، اس سے بڑھ کر محبت کرنے والا، اس سے بڑھ کر پیارا اور کوئی نہیں ہے۔ تم لوگ اگر پیار کرو تو اس سے کرو محبت لگاؤ تو اس سے لگاؤ، ڈرو تو اس سے ڈرو، خوف کرو تو اس سے کرو۔ اگر وہ تمہیں حاصل ہو جائے تو پھر تمہیں کسی چیز کی پرواہ نہیں رہ جاتی اور کوئی روک تمہارے سامنے نہیں ٹھہر سکتی۔"

(برکات خلافت صفحہ 110)

پھر خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا ذکر کرتے ہوئے آپؓ نے فرمایا:

"صرف ایک ہی اللہ ہے۔ اگر کوئی سمجھے کہ اس کو چھوڑ کر اَور کسی کو تلاش کر لو تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ ایک ہی ہے دو نہیں، چار نہیں اور ہزاروں نہیں۔ جب ایک ہی اللہ ہے تو اس کو چھوڑ کر کہاں جاؤ گے۔"

(برکات خلافت صفحہ 111)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"یہ ایک دھوکا ہے کہ سلسلۂ خلافت سے شرک پھیلتا ہے اور گدیوں کے قائم ہونے کا خطرہ ہے کیونکہ آج سے تیرہ سو سال پہلے خدا تعالیٰ نے خود اس خیال کو ردّ فرما دیا ہے کیونکہ خلفاء کی نسبت فرماتا ہے۔ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا۔ (النور:56) خلفاء میری ہی عبادت کیا کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دیں گے۔ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ ایک زمانہ میں خلافت پر یہ اعتراض کیا جائے گا کہ اس سے شرک کا اندیشہ ہے اور غیر مامور کی اطاعت جائز نہیں پس خدا تعالیٰ نے آیت استخلاف میں ہی اس کا جواب دے دیا کہ خلافت شرک پھیلانے والی نہیں بلکہ اسے مٹانے والی ہو گی اور خلیفہ مشرک نہیں بلکہ موحّد ہوں گے ورنہ آیت استخلاف میں شرک کے ذکر کا کوئی موقعہ نہ تھا۔"

(انوار العلوم جلد2 صفحہ 13، 14)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ پر کامل توکّل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"خدا کی عجب شان ہے کہ جب 1971ء کے شروع میں گھوڑے سے گرا اور علاج کے کئی مراحل سے مجھے گزرنا پڑا تو اس سے میرے گھٹنے اکڑ (Stiff) گئے۔ ایک ڈاکٹر صاحب مجھے کہنے لگے کہ یہ تو اب ٹھیک ہو ہی نہیں سکتے۔ مَیں نے کہا مَیں نے تمہیں خدا کب مانا ہے۔ مَیں تو اللہ کو مانتا ہوں اور اس پر بھروسہ رکھتا ہوں جو قادر مطلق ہے۔ اس کے سامنے کوئی چیز انہونی نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور یہ تکلیف دور ہو گئی۔ فالحمد اللہ علیٰ ذلک۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 2/ مارچ 1980ء)

پھر آپؒ اپنے ربّ پر بھروسہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"آج مَیں تم کو بتاتا ہوں کے مجھے دنیا کے کسی سہارے کی ضرورت نہیں اور اسی پر میرا توکّل ہے۔ مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس صدی میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار قائم ہو گا۔"

(خطاب جلسہ سالانہ 28/ دسمبر 1980ء)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ جب مسند خلافت پر متمکّن ہوئے تو آپؒ نے خلافت کے قیام کا مُدّعا ان الفاظ میں بیان فرمایا:

"خلافت کے قیام کا مُدّعا توحید کا قیام ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اٹل۔ ایسا کہ جو کبھی ٹل نہیں سکتا۔ زائل نہیں ہو سکتا۔ اس میں کوئی تبدیلی کبھی نہیں آئے گی..... خلافت کا انعام یعنی آخری پھل تمہیں یہ عطا کیا گیا ہے کہ میری عبادت کرو گے میرا کوئی شریک نہیں ٹھہراؤ گے۔ کامل توحید کے ساتھ میری عبادت کرتے چلے جاؤ گے اور میرے حمد و ثناء کے گیت گایا کرو گے۔ یہ وہ آخری جنّت کا وعدہ ہے جو جماعت احمدیہ سے کیا گیا ہے۔"

(الفضل 22/ جون 1982ء)

2/ اگست 1993ء کو توحید کی حقیقت کا اظہار حضرت خلیفۃُ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے:

"مَیں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ نے جب توحید کا پیغام دنیا میں پہنچایا ہے تو یاد رکھیں کہ اس راہ میں تکلیفیں دی جائیں گی... مَیں جانتا ہوں کہ اس زمانے میں توحید کے لئے جتنی جماعت احمدیہ نے قربانیاں دکھائی ہیں دنیا کے پردے پر توحید کے لئے دی جانے والی ساری قربانیاں ایک طرف کر دیں تو اس کے مقابلہ پر ان کی کوئی اہمیت نہیں۔ اس زمانے میں توحید کے نام پر سوائے احمدیت کے کسی کو سزا نہیں دی جا رہی... خدا کی قسم! آج آپ ہی تو ہیں جو توحید کے لئے ایسی قربانیاں پیش کر رہے ہیں... پس ہم توحید کے محض دعویدار نہیں ہیں ہم توحید کو اپنے اعمال میں جاری کر چکے ہیں۔ آج ایک ہم ہی تو ہیں جو توحید کے نام پر ہر قسم کے ابتلاء میں مبتلاء کئے گئے اور ہر ابتلاء سے ثابت قدم باہر نکلے ہیں۔ اسی کا نام قدم صدق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ جماعت احمدیہ کو قدم صدق عطا فرماتا رہے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ 20/ نومبر 1993ء)

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلفائے احمدیت کے ذریعہ توحید کے قیام اور عبادتِ الٰہی کے نمونے ہمیں افرادِ جماعت میں بکثرت نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے افرادِ جماعت کے دلوں کو شوقِ عبادت سے منوّر کر دیا اور ذکرِ الٰہی میں حظ اٹھانے لگے۔ ذیل میں اسی طرح کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

ایک دفعہ ایک نوجوان نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ سے کہا کہ یورپ میں فجر کی نماز اپنے وقت پر ادا کرنا بہت مشکل ہے۔ آپؓ نے فرمایا کہ اگرچہ مجھے اپنی مثال پیش کرتے ہوئے سخت حجاب ہوتا ہے لیکن آپ کی تربیت کے لئے بتاتا ہوں کہ خدا کے فضل سے نصف صدی کا عرصہ یورپ میں گزارنے کے باوجود فجر تو فجر مَیں نے کبھی نماز تہجد بھی قضا نہیں کی۔ یہی حال باقی پانچ نمازوں کا ہے۔

(الفضل 20/ مارچ 2002ء)

ایک دفعہ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ کی صاحبزادی نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے کس عمر میں نماز باجماعت پڑھنا شروع کی تو فرمایا:

"نماز کے بارہ میں تو مجھے یاد نہیں البتہ تہجد کی نماز مَیں نے 15 سال کی عمر سے پڑھنا شروع کر دی تھی۔"

(سونیئر مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم 2005ء صفحہ 46)

سیر الیون کے ایک احمدی الحاج پاسعید ونگورا نماز باجماعت کے علاوہ تہجد گزاری میں بھی ایک نمونہ تھے۔ باوجود گھر دور ہونے کے صبح کی نماز سے پہلے مسجد سب سے پہلے پہنچ کر نماز کے لئے ایسی بلند اور سریلی اذان بلند کرتے کہ سارا علاقہ گونج اٹھتا اور ان کا نام بلالِ احمدیت مشہور ہو گیا تھا۔

(روح پرور یادیں صفحہ 515)

سویڈن کے ایک نو احمدی محمود ارکسن کو جب ضروری فوجی تعلیم کے لئے فوج میں داخل ہونا پڑا تو انہوں نے براہِ راست بادشاہ سے نماز کو صحیح اوقات پر ادا کرنے کی رخصت کی درخواست کی جسے منظور کر لیا گیا۔ یہ سویڈن کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد 18 صفحہ 485)

مکرم غلام احمد چشتی معلم وقفِ جدید، وقف سے پہلے فوج میں تھے۔ دوسری جنگ عظیم میں شرکت کی۔ جنگ کے اختتام پر آپ کو فارغ کر دیا گیا اور ان کے افسر نے لکھا کہ اس نوجوان کے دماغ میں کوئی عارضہ ہے جس کی وجہ سے یہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر عبادت کرتا ہے اور روتا ہے۔

(الفضل ربوہ 30 ستمبر 2000ء صفحہ 7)

انگلستان میں ایک پُرانے احمدی بلال نٹل صاحب جب احمدی ہوئے تو انہوں نے اپنے لئے "بلال" نام انتخاب کیا اور پھر حضرت بلالؓ ہی کے تتبُّع میں انہوں نے نماز کی خاطر اذان دینے میں ایک خاص نام پیدا کیا۔ انہیں سچ مُچ نماز کیلئے بلانے کا از حد شوق تھا۔

(الفضل 28/ جون 2003ء)

یورپ کے خوش نصیب واقفین زندگی میں ایک بشیر احمد آرچرڈ مربی گلاسگو تھے۔ آپ 1944ء میں احمدیت میں داخل ہوئے اور قادیان میں کچھ عرصہ دینی تعلیم حاصل کر کے، زندگی وقف کر کے خادمِ دین کے زُمرہ میں داخل ہو گئے۔ آرچرڈ صاحب کی زندگی میں ایک ایسا ہمہ گیر انقلاب آیا کہ ان کی کایا پلٹ گئی۔ عبادتِ الٰہی اور دعاؤں میں شغف، امام وقت کی دل و جان سے اطاعت اور مالی قربانی بشاشت سے کرنے میں بہتوں سے آگے نکل گئے۔

(الفضل 10/ جنوری 1978ء)

وہ لکھتے ہیں:

"حلقہ بگوش احمدیت ہونے کے بعد قادیان کے تاریخی دورہ کا سب سے پہلا ثمرہ ترکِ شراب نوشی تھا۔ ساتھ ہی جوا اور سگریٹ نوشی سے بھی توبہ کر لی۔ مَیں گھوڑوں، کتّوں اور تاش وغیرہ پر جوئے کی بڑی بڑی شرطیں لگایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ تاش کی بازی پر اپنی پورے مہینہ کی تنخواہ ہار گیا۔ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد اس لعنت سے چھٹکارا حاصل ہوا۔ احمدیت سے پہلے مَیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتا تھا اب مَیں 3/1 حصّہ کا موصی ہوں اور باقی چندے بھی ادا کرتا ہوں۔ احمدیت نے مجھے نماز اور دعا کا پابند بنا دیا ہے۔"

(بحوالہ مقالہ جات برائے تقاریر دوران صد سالہ خلافت جوبلی 2008ء صفحہ 556)

ناروے کے ایک احمدی دوست نور احمد بولستاد ہیں۔ انہوں نے قریباً 16 سال کی عمر میں احمدیت قبول کی جس کے بعد ان کی زندگی میں ایک عظیم تغیّر رونما ہوا۔ پنج وقتہ نمازوں کی ادائیگی کے علاوہ انہوں نے اپنے آپ کو آنریری مربّی بھی بنالیا اور ناروے میں دعوت الی اللہ کی مہم کا آغاز کیا۔ آپ اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں:

"ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے مَیں تمام دینی احکام پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔" (بحوالہ مقالہ جات برائے تقاریر دوران صد سالہ خلافت جوبلی 2008ء صفحہ 556)

لندن کے طاہر ایشون پٹیل بھی ہندوؤں سے احمدیت میں آئے تھے۔ احمدی ہوتے ہی انہوں نے شراب پینی چھوڑ دی۔ سگریٹ نوشی ترک کر دی اور باقاعدگی کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کر دی۔

(الفضل یکم اپریل 1989ء)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھ لیا اس نے خدا تعالیٰ کو سمجھ لیا اور جس نے خدا تعالیٰ کو سمجھ لیا اس نے سب کچھ ہی سمجھ لیا کیونکہ شرک ہی تمام بدیوں، غفلتوں اور گناہوں کی جڑ ہے اور توحید پر قائم ہونے کے بعد انسان میں اعلیٰ اخلاق، علم، عرفان، تمدن، سیاست، دوسرے فنون میں کمال، سب ہی کچھ آ جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا نور ایک تریاق ہے جس میں تمام امراض کا علاج ہے۔ پس ہمارا ماٹو جو خود بخود خدا تعالیٰ نے مقرر فرما دیا ہے وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ باقی تفصیلات ہیں جو نصیحت کے طور پر کام آسکتی ہیں۔ اس زمانے میں چونکہ دجال اپنی تمام طاقت کے ساتھ دنیا میں رونما ہوا ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ میں دنیا کو دین پر مقدم رکھوں گا۔ یہ دجال کا مقصد ہے کہ دنیا کو دین پر مقدم کرنا ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اس کے مقابل پر ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا نعرہ لگائیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی شرائط بیعت میں یہ فقرہ شامل فرمایا ہے جس کا مطلب یہی ہے کہ اپنے اوپر ہم دین کی تعلیم لاگو رکھیں گے اور ہر مخالف کے اعتراض کے مقابل پر اسلام کا خوبصورت چہرہ دکھائیں گے اور یہ سب اس لئے کہ ہم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کو دنیا میں قائم کرنے والے بنیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9/ مئی 2014ء)

فرمایا:

"خدا کی حقیقی صفات کا ادراک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احمدیوں میں پیدا کیا ہے۔ دوسرے اس تک پہنچ ہی نہیں سکتے۔ دوسرے مسلمان آج کل باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے، اللہ تعالیٰ کی صفات کا حقیقی ادراک نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ کو عزیز ماننے کے باوجود، سب قدرتوں کا مالک ماننے کے باوجود بعض ایسے نظریات رکھتے ہیں جن سے لاشعوری طور پر خدا کے شرک کا اظہار ہوتا ہے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمان پر بیٹھنا سمجھنا۔ ابھی بہت بڑا طبقہ اس نظریے پر قائم ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظاہری طور پر پرندے پیدا کرنا۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ انسان یا جو بھی اس کے مقابلے پر شریک کھڑے کئے جائیں ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے، کجا یہ کہ تم کہتے ہو کہ فلاں انسان نے زندہ پرندے بنا کر پیدا کر دیئے... تو یہ حال ہے ہمارے بعض علماء کا جن کے پیچھے چل کر بعض معصوم لوگ اپنے ایمان کو بھی خراب کرتے ہیں۔ پس احمدی کو اس واحد خدا کی طرف ہمیشہ جھکنا چاہئے جو سب طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے۔ کوئی نہیں جو اس کی طاقتوں کا مقابلہ کر سکے اور یہی خدا کی بادشاہت دلوں میں پیدا کرنے کا طریق ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30/ نومبر 2007ء)

آخر میں اپنی معروضات، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس پیغام پر ختم کرتا ہوں۔

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے۔ تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔ اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو خلافتِ احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 23-30 مئی 2003ء)

(بتعاون: سید طفیل احمد شہباز۔ مربی سلسلہ، قادیان)